بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۳ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ، یکم صلح ۱۳۵۱ ہش، یکم جنوری ۱۹۷۲ء	نمبر ۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۳۱ فتح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۳۰ فتح کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر آن اور ہر لحظہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ - ۳۱ فتح - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت کل کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ سے قوت حاصل کرو اور کثرت سے استغفار کرو کیونکہ اس کے بغیر کسی پریشانی اور دکھ سے نجات نہیں مل سکتی

ایک مسلمان کے لباسِ تقویٰ پر اگر کوئی دھبہ پڑ جائے تو وہ خدا تعالیٰ کے حضور آنسو بہا کر اور خون کی قربانی دے کر اسے دھوتا ہے

اگر ہم خدا تعالیٰ کی خاطر اپنے اوپر موت وارد کر لیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتی

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۴ فتح ۱۳۵۰ ہش (۲۴ دسمبر ۱۹۷۱ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ سورہ کریمہ تلاوت فرمائی:-

"إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝" (سورۃ النصر: ۲ تا ۴)

اور پھر فرمایا:-

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس

سورۃ کی تفسیر

کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اِس میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کی فتوحات کے متعلق بشارتیں دی گئی ہیں۔ کیونکہ اس سورۃ کا نزول فتح مکہ کے بعد ہوا تھا۔ روایتوں میں اختلاف ہے، تاہم اِس سورۃ کے نزول کے بعد آپ ۷۰ یا ۸۰ دن اِس دنیا میں زندہ رہے۔ اِس کے بعد آپؐ کا وصال ہوا۔

اس سورۃ میں بہت سی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مصیبت کے وقت اور پریشانی کے وقت جو در اصل انسان کے اپنے گناہ اور اپنی کوتاہی اور بد عملی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے، انسان اللہ تعالیٰ سے قوت حاصل کئے بغیر اس پریشانی اور تکلیف اور دکھ سے نجات نہیں حاصل کر سکتا۔

استغفار کے معنے یہ ہیں

(کیونکہ یہ لفظ غفر سے ہے) کہ اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کرنا اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعائیں مانگنا کہ جو فساد اور رخنہ کسی رنگ میں پیدا ہو گیا ہے، وہ اسے دور کرے اور اصلاحِ امر کرے۔

خلافتِ اولیٰ کے زمانے میں اور پھر اس کے بعد سے لے کر اب تک (سچی بات تو یہ ہے کہ اب تک) اسلام پر کمزوری کا زمانہ بھی آیا۔ تکلیف کا زمانہ بھی آیا اور پریشانیوں کا زمانہ بھی آیا لیکن اِس ارشاد باری تعالیٰ کے نتیجہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے لئے جو دعائیں کی تھیں، وہ آڑے آئیں اور اُن دعاؤں اور اُن دعاؤں کے بعد جو طفیلی دعائیں ہم مانگتے ہیں، ان کے نتیجہ میں رخنہ دور ہو گیا، فساد جاتا رہا، اصلاحِ امر ہو گیا اور پریشانیوں کی بجائے مسرتوں کے دن آ گئے۔

مگر شاید جگانے کے لئے یا جھنجھوڑنے کے لئے

ابتلاء بھی آتے ہیں

لیکن اُمت محمدیہ کا وہ حصہ جو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اور اس کے حکم سے

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استغفار کرتا اور

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع

کرتا ہے، وہ اُسے بار بار رحمت کرنے والا اور مغفرت کرنے والا پاتا ہے۔ کب ایسا ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا ہو اور اُس نے اپنی رحمت سے اُسے نہ نوازا ہو۔ ہماری تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے اور جیساکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ہر زمانہ میں ایسا ہی ہوتا رہا ہے اور دُنیا کا ہر مُلک اور ہر قوم اِس پر شاہد ہے۔

آج بھی ہمارے لئے پریشانیوں اور اُداسیوں کے دن ہیں۔ مگر

یہ وقتی اور عارضی پریشانیاں

ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے ربّ سے قُوّت حاصل کریں اور اُس سے عاجزانہ دُعائیں کریں کہ ہماری کوتاہیوں اور غفلتوں کے نتیجہ میں اور ہمارے گناہوں کی پاداش میں اِس وقت جو پریشانیاں پیدا ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں معاف فرمائے اور ہماری اصلاح فرمائے اور ہماری آنکھیں کھولے اور ہمیں پھر صحیح راہ کی طرف لے آئے تاکہ یہ پریشانیاں دُور ہو جائیں اور انشاء اللہ یہ دُور ہو جائیں گی۔

مُسلمان کی تاریخ

ہمیں یہ بتاتی ہے کہ ایک مُسلمان کے لباس تقویٰ اور اُسکی فطرت کے جامہ اور پاکیزگی کی رداء پر جب گناہ کے گندے دھبّے پڑ جاتے ہیں تو وُہ صرف آنسوؤں سے ہی اُن کو نہیں دھویا کرتا۔ ویسے وُہ آنسوؤں سے بھی دھوتا ہے لیکن وُہ آنسو نہیں جو کمزوری کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ وُہ آنسو بھی نہیں جو کسی غیر اللہ سے مدد مانگنے کے لئے بہائے جاتے ہیں اور وُہ آنسو بھی نہیں جو بے صبری پر دلالت کرتے ہیں بلکہ وُہ آنسو جو رات کے اندھیروں میں اپنے مالک و خالق اور پیار کرنے والے خدا کے حضور پیش کئے جاتے ہیں — ان آنسوؤں سے بھی اپنی تقویٰ کی چادر کے اور فطرت کے جامہ کے اور پاکیزگی کے لباس کے دھبّے دھوئے جاتے ہیں اور ایک مُسلمان اپنے آنسوؤں سے یہ دھبّے دھوتا ہے۔ وہ رات کے اندھیروں میں سب سے چھُپ کر خدا تعالےٰ کے حضور آنسو بہاتا اور پاک ہونے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا اہل بننے کی کوشش کرتا ہے۔

تاہم ایک مسلمان اپنی زندگی میں اپنے گناہوں کے اور اپنی کوتاہیوں کے اور غفلتوں کے دھبّے صرف آنسوؤں ہی سے نہیں دھوتا بلکہ اِس کے علاوہ وُہ

یہ دھبّے اپنے خُون سے بھی دھوتا ہے

وُہ اپنے خُون سے اپنی پاکیزگی کی رداء پر گُلکاری کرتا ہے اور یہ خُوبصورت پھُول ان دھبّوں کو چھُپا لیتے ہیں اور اسکی باطنی خُوبصورتی اور اندرونی حُسن کو ظاہر کرتے ہیں۔

خون۔ موت !! یہ تو "اسلام" کے معنی کے اندر ہی موجود ہے۔ اِسلام کے معنے ہی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ میں گُم ہو کر اپنے اُوپر ایک موت وارد کرنا اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے ایک نئی زندگی پانا۔

میدانِ جنگ میں شرفِ شہادت پانے والا اگر وُہ نیک نیتی سے اور خدا تعالیٰ کے لئے جان دے رہا ہو تو شہادت حاصل کر کے اُسی وقت زندوں کے زمرہ میں دوبارہ آجاتا ہے۔ قرآن کہتا ہے تم ان (شہیدوں) کو مرا ہوا نہ کہو۔ لیکن صرف شہید ہی نہیں بلکہ ایک کامل الایمان والا مسلمان بھی جب خدا تعالیٰ کے لئے اپنے اُوپر ایک موت وارد کرتا ہے، تو وہ بھی خدا تعالےٰ سے اپنے لئے ایک ابدی زندگی حاصل کرتا ہے۔

اگر آج ہم

اپنے اُوپر اِس قسم کی مَوت وارد کرلیں۔

اگر ہم خُدا تعالیٰ کے پیار میں کھوئے جائیں۔ اگر ہم اپنے وجود پر فنا کی آندھیاں چلا کر خدا تعالیٰ کی صفات سے حصّہ لینے لگیں تو دُنیا کی کون سی طاقت ہے جو ہمیں مار سکے۔ دُنیا کی کوئی طاقت خدا تعالیٰ کے پیاروں کو نیست و نابود اور ہلاک نہیں کر سکتی۔ اِس لئے ہمیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

گو آج دُنیا ہمیں طعنے دے رہی ہے اور ہمیں تضحیک کا نشانہ بنا رہی ہے مگر ہم ان چیزوں کی اِس لئے پرواہ نہیں کرتے کہ اللہ تعالےٰ نے

ہمیں یہ بشارت دی ہے

کہ غلبۂ اسلام کا سُورج طلوع ہو چکا ہے۔ کالی دیوی کی کالی بدلیاں اگر سامنے آجائیں تو وقتی اور عارضی طور پر روشنی تو دُور ہو سکتی ہے لیکن وہ غلبۂ اسلام کی راہ میں ہمیشہ کے لئے روک نہیں بن سکتیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ مسلم بنگال واپس کیسے آئے گا؟ میں کہتا ہُوں تم مُسلم بنگال کی بات کر رہے ہو ہم تو غیر مسلم دُنیا کو بھی اسلام کی طرف لانے والے ہیں۔ اور

یہ وعدۂ الٰہی ایک دن پُورا ہو کر رہے گا

اور اِس کے آثار آج اُفقِ غلبۂ اسلام پر ہمیں نظر آرہے ہیں۔ مجنون کا یہ خواب نہیں کہ مسلم بنگال واپس آجائے گا، مجنون کا خواب یہ ہے کہ اسلام مغلوب ہو جائے گا۔ اسلام مغلوب نہیں ہوگا۔ مسلم بنگال کیا ہندو بنگال بھی۔ مسلم بنگال کیا ہندو بھارت بھی۔ مسلم بنگال کیا عیسائی دُنیا بھی، مسلم بنگال کیا کمیونسٹ ممالک بھی۔ مسلم بنگال کیا دہریہ اور بُت پرست بھی۔ یہ سارے کے سارے اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے جو کبھی ٹلا نہیں کرتی۔ یہ تو انشاء اللہ ہو کر رہے گا۔ مگر تم خُدا سے قُوّت حاصل کرو اور

کثرت سے استغفار کرو

کیونکہ خُدا تعالیٰ کی رحمت اور اُس کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے اپنے اُوپر اسکی محبت میں گُم ہو کر ایک مَوت وارد کرو گے تو پھر تمہیں ایک ایسی زندگی ملے گی کہ تمہارے لئے بھی نہایت برکت، خوشی اور مسرّت کا موجب ہو گی اور دُنیا کے لئے بھی رحمت اور برکت کا موجب بنے گی۔ خُدا کرے کہ جلد ایسا ہو جائے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غزوۂ اُحد اور اُس کے نتائج

اہل پاکستان کیلئے سبق آموز واقعہ

مکرم محمد اجمل صاحب شاہد

امت مسلمہ کیلئے ان کے تمام امور اور حالات کے متعلق تفصیلی ہدایات اور اسباق قرآن کریم اور اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہیں۔ اس بناء پر امت کو جو واقعات کسی زمانہ اور کسی جگہ پر بھی پیش آتے ہیں تو ان کی نظریں راہنمائی کے لئے لازمی طور پر قرآن کریم اور اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی مثال اور حل تلاش کرنے کے لئے اُٹھ جاتی ہیں تاکہ وہ اس کی روشنی میں اپنے لئے لائحہ عمل تلاش کر سکیں۔

حال ہی میں پاکستان میں جو عظیم بحران پیدا ہوا ہے اور ہندوستان سے جنگ کے بعد ملک کے لئے جو حالات درپیش ہوئے ہیں۔ اس شکست کے نقصان رساں پہلو ہر ایک کے لئے تشویش کا باعث ہیں۔ لیکن تاریخ کے اس خطرناک اور اہم واقعہ کے متعلق سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی واقعہ سے بطور مثال سبق حاصل کیا جا سکتا ہے تو وہ غزوۂ اُحد ہے جس میں مسلمانوں کو کفار کے ہاتھ سے شکست سے دوچار ہونا پڑا تھا اور جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی دائمی شریعت میں تفصیل سے ان حالات و واقعات کو بیان کر کے ہمیشہ کے لئے اصولی سبق دیا ہے تاکہ امت مسلمہ ایسے حالات میں بد دل نہ ہو اور اپنی اصلاح کی کوشش کر کے آئندہ عظیم فتوحات سے ہمکنار ہو۔ چنانچہ پاکستان کے حالیہ بحران کے متعلق بھی جو تبصرے ریڈیو سے نشر ہوئے اور اخبارات میں جو مضامین شائع ہوئے ان میں واضح طور پر غزوۂ اُحد کی مثال کو پیش کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ صرف وقتی شکست ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ اہل پاکستان اس ذلت آمیز شکست کے اسباب و بواعث کو معلوم کریں اور پھر اپنی اصلاح کی کوشش کریں۔ یقیناً فتح و کامرانی ان کے قدم چومے گی۔

غزوۂ اُحد ۳ شوال ۳ ھ میں غزوہ بدر سے صرف ایک سال بعد ہوئی۔ غزوۂ بدر میں مسلمانوں کو شاندار اور امتیازی فتح حاصل ہوئی تھی لیکن غزوۂ احد میں مسلمانوں کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ تاریخ اسلام میں اس واقعہ کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے چنانچہ اس غزوہ کے دوررس نتائج پر بحث کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ رقمطراز ہیں۔

"مستقل نتائج کے لحاظ سے تو جنگ احد کو کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں اور بدر کے مقابل پر یہ جنگ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ لیکن وقتی طور پر ضرور اس جنگ سے مسلمانوں کو بعض لحاظ سے نقصان پہنچا اور ان کے ستر آدمی اس جنگ میں شہید ہوئے جن میں سے بعض اکابر صحابہ میں سے تھے اور زخمیوں کی تعداد تو بہت زیادہ تھی۔ دوسرے مدینہ کے یہود اور منافقین جو جنگ بدر کے نتیجہ میں کچھ مرعوب ہو گئے تھے اب کچھ دلیر ہو گئے بلکہ عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں نے تو کھلم کھلا تمسخر اڑایا اور طعنے دئے۔ تیسرے قریش مکہ کو بہت جرأت ہو گئی اور انہوں نے اپنے دل میں سمجھ لیا کہ ہم نے نہ صرف بدر کا بدلہ اتار لیا ہے بلکہ آئندہ بھی جب کبھی جتھہ بنا کر حملہ کریں گے مسلمانوں کو زیر کر سکیں گے چوتھے عام قبائل نے بھی احد کے بعد زیادہ جرأت سے سر اٹھانا شروع کر دیا مگر باوجود ان نقصانات کے یہ ایک بین حقیقت ہے کہ جو نقصان قریش کو جنگ بدر نے پہنچایا تھا جنگ احد کی فتح اس کی تلافی نہ کر سکتی تھی۔"

(سیرت خاتم النبیین جلد ۲ صفحہ ۵۳-۳۵۲)

لیکن غزوہ احد کے ان نقصان رساں پہلوؤں کے ساتھ اس میں بعض مفید سبق بھی دے گئے تھے۔ چنانچہ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں:۔

"پس احد کی ہزیمت اگر ایک لحاظ سے موجب تکلیف تھی تو دوسری جہت سے وہ مسلمانوں کے لئے ایک سبق بھی بن گئی اور تکلیف ہونے کے لحاظ سے بھی وہ ایک محض عارضی روک تھی جو مسلمانوں کے راستہ میں پیش آئی اور اس کے بعد مسلمان اس سیلاب عظیم کی طرح جو کسی جگہ رک کر اور ٹھوکر کھا کر زیادہ تیز ہو جاتا ہے۔ نہایت سرعت کے ساتھ منزل مقصود کی طرف بڑھتے چلے گئے۔"

(سیرت خاتم النبیین جلد دوم صفحہ ۳۵۴)

غزوہ احد میں ہزیمت کے نتائج کو اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اہل پاکستان کے سامنے بھی ویسے ہی نتائج کا سامنا ہے دشمن اپنی وقتی فتح پر نازاں ہے اور دوست دشمن عناصر بھی کھل کر سامنے آ گئے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے غزوہ احد کی شکست میں کئی مصلحتیں پنہاں تھیں اور اس میں کئی مفید سبق مسلمانوں کو دے گئے تھے چنانچہ ایک طرف تو قرآن مجید میں مسلمانوں کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا گیا کہ اگر اس وقت ان کو تکلیف پہنچی ہے تو اس سے قبل وہ بھی دشمن کو دُکھ پہنچا چکے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:۔

وان یمسسکم قرحٌ فقد مس القوم قرحٌ مثلہ وتلک الایام نداولھا بین الناس۔

(آل عمران ع ۱۴)

یعنی اگر تمہیں کوئی زخم پہنچا ہے تو دشمن قوم کو بھی ویسا ہی زخم پہنچ چکا ہے اور یہ (غلبہ کے) دن ایسے ہیں کہ ہم انہیں لوگوں کے درمیان نوبت بہ نوبت پھراتے رہتے (ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں)

اس لحاظ سے مسلمانوں کو اپنی شکست پر پشیمان نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس کے حقیقی اسباب و بواعث کو معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور پھر سب سے بڑھ کر اپنی اصلاح کے لئے سرگرم عمل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی مصائب اور تکالیف بھی حقیقی مومنوں کے لئے بہتر کا کام دیتی ہیں اور خدا تعالیٰ ہمارے اندر کے گند کو دھو کر ہمیں آئندہ فتوحات سے ہمکنار کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ اس غزوۂ احد کی شکست کی حکمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

ولیعلم اللہ الذین آمنوا ویتخذ منکم شھداء واللہ لا یحب الظلمین ولیمحص اللہ الذین آمنوا ویمحق الکفرین۔

یعنی خدا تعالیٰ ان لوگوں کو ظاہر کر دے جو ایمان لے آئے ہیں اور تم میں سے (بعض کو) شہید بنائے اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور تاکہ جو مومن ہیں انہیں اللہ پاک و صاف کرے اور کافروں کو ہلاک کر دے۔

گویا غزوہ احد کی وقتی شکست میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ حکمت مقصود تھی کہ

- حقیقی مومنوں کے ایمان کا اظہار ہو جائے اور ان کو منافقین کے کھوٹ کی آمیزش سے صاف کر دیا جائے۔
- بعض مومنوں کو شہادت کی نعمت سے سرافراز فرمائے
- اس مخلصانہ قربانی کے بعد کفار کی تباہی کی گھڑی کو قریب کر دے

چنانچہ غزوہ احد کے بعد مسلمانوں کو کئی اور لڑائیوں میں شریک ہونا پڑا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے فضلوں سے نوازا یہاں تک کہ فتح مکہ کے موقعہ پر تمام عرب پر اسلامی حکومت قائم ہو گئی۔ اسی طرح آج ہمیں بھی اس وقتی شکست سے بد دل ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ اپنی کمزوریوں کو دور کر کے اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ ہم بھی خدائی فضلوں کو زیادہ سے زیادہ جذب کر سکیں اور فتح و کامرانی سے ہمکنار ہو سکیں۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے تاریخ اسلام کے جن واقعات کو محفوظ کر دیا ہے وہ یقیناً اپنے اندر مستقل سبق رکھتے ہیں اور جب بھی ہمیں ویسے حالات کا سامنا ہو تو ہمیں ان کو نظر رکھ کر اپنے لئے لائحہ عمل تجویز کرنا چاہیئے۔ موجودہ حالات کے لحاظ سے غزوۂ احد کی مثال ہم پر صادق آتی ہے خدا تعالیٰ ہمیں اس سے صحیح نتائج اخذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مبارک احمد بھٹی شہید مرحوم کا ذکرِ خیر

مکرم حافظ محمد صدیق راشد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی بہت سی صفات حسنہ کے مالک تھے۔ آج سے تقریباً چار سال قبل جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے سے کچھ عرصہ پہلے مرحوم میرے دوست بنے تھے اور یہ معلوم کرکے کہ میں عنقریب جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے والا ہوں۔ بہت خوش ہوئے۔ اور پھر اس کے بعد ہم مشن ہونے کی وجہ سے ہمارے تعلقات مضبوط سے مضبوط تر ہوتے گئے۔

مرحوم دل کے بہت غنی اور سخی تھے میں جب بھی ان سے ملا میں نے انہیں ہنستا ہوا اور مسکراتا ہوا پایا۔ کبھی بھی ان کے ماتھے پر بل نہیں آتا تھا۔ بلکہ دوستوں کے کبھی کبھار ناراض ہو جانے پر وہ خود انہیں مناتے تھے اور اس میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ ان کی بہت سی خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ اپنے امراء کی اطاعت اپنا فرض اوّلین سمجھتے تھے اور اس میں معمولی سی غفلت بھی ناپسند کرتے تھے اور اپنے دوستوں کو عملاً امراء کی اطاعت کا سبق سکھاتے تھے۔ میں نے ان کے اندر فدائیتِ احمدیت کا جذبہ انتہا کو پہنچا ہوا پایا۔ وہ میرے نہایت نیک پنج وقتہ نمازی، تہجد گزار اور قابلِ نمونہ دوست تھے۔ میں سمجھتا ہوں یہ خدا تعالےٰ کا خاص فضل تھا کہ اس نے مجھے جامعہ احمدیہ میں ایک ایسا دوست عطا کیا جو احمدیت کا سچا عاشق تھا اور ہر وقت ہماری مجلس میں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کا چرچا کرتا تھا۔ خدا تعالیٰ سے گہرے تعلق کی بناء پر اکثر انہیں سچے خواب بھی آتے تھے۔ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت تھی اور وہ اپنے عشق و محبت میں سچا ہونے کی وجہ سے مقامِ شہادت کو جا پہنچے۔ مرحوم سندھ سے دینی تبلیغ حاصل کرنے کے لئے اور خدمتِ دین کی غرض سے ربوہ تشریف لائے۔ اور پھر تحصیل علم اور مبلغین کلاس پاس کرنے کے بعد اب کچھ عرصہ سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ اکثر مجھے اپنے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے سے پہلے کے واقعات سنایا کرتے تھے اور بڑے فخر سے کہا کرتے تھے کہ میں نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ جامعہ احمدیہ میں داخل ہو کر ہی کیا ہے اس سے پہلے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ ان کے یہ الفاظ ان کی اعلیٰ درجہ کی سادگی پر دلالت کرتے تھے۔ بہت ہی سادگی سے زندگی بسر کرتے تھے۔ نہایت صاف ستھرا لباس پہنتے تھے اکثر مسجد مبارک میں نماز ادا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی اقتداء میں نماز ادا کی جائے۔ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے انتہائی محبت تھی۔ مجھے یاد ہے

ایک مرتبہ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع پر آخری دن میں کسی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا اختتامی خطاب سننے نہ آسکا تو مجھے ملنے پر کہنے لگے۔ آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطاب سنا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ تو کئی روز تک مجھ سے ناراض رہے۔ بہت غصّے کا اظہار کیا اور کہنے لگے کہ مجھے افسوس ہے کہ تم آج حضور کی باتیں سننے سے محروم رہے ہو۔ میں سمجھتا ہوں ان کا یہ جذبہ ان کے سچے اخلاص کا آئینہ دار ہے۔

وہ بہت ہی خاکسار انسان تھے۔ جہاں وہ خادمِ دین تھے وہاں خدمتِ خلق بھی بہت کرتے تھے۔ کسی دوست کی بیماری کا علم ہوتا تو فوراً اس کی تیمارداری کے لئے اس کے گھر پہنچ جاتے۔ اور اپنی ہمدردی اور اخلاص کا عملاً ثبوت بہم پہنچاتے۔

وہ بہت ہی ہمدرد، مخلص، جاں نثار، اور بااخلاق دوست تھے۔ مجھے جب بھی وہ یاد آتے ہیں تو کچھ دیر تک مجھ پر سکتے کی سی کیفیت چھا جاتی ہے۔ لیکن اس خیال سے کہ وہ مقامِ شہادت حاصل کرکے ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گئے ہیں اور اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے ہیں اور ہم نے بھی آخر جانا ہے۔ تو پھر دل کو کچھ تسلّی ہو جاتی ہے۔

ان کی شہادت کی جس نے بھی خبر سنی اُسے بہت سخت دھچکا لگا کیونکہ وہ تو ہر ایک کے مخلص اور ہمدرد دوست تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ احمدیت کے مبلّغ تھے ان کا وجود سلسلے کے لئے ایک قیمتی وجود تھا اس لئے یہ صدمہ لازمی امر تھا۔

بچوں سے نہایت محبت کرتے تھے جس کا بھی بچہ دیکھتے اُسے گود میں اُٹھا لیتے اور بہت پیار کرتے اور بچے بھی ان سے بہت جلد مانوس ہو جاتے تھے۔

ان کی والدین سے محبّت قابلِ رشک تھی۔ اپنے چھوٹے بھائی عزیز احمد سے جو کہ ملٹری میں ہیں بہت محبت کرتے تھے اور ان کے ساتھ بڑی عزّت اور احترام سے پیش آتے تھے۔ اس لحاظ سے وہ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے لئے بھی قابلِ نمونہ تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مرحوم کے والدین اور باقی لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کی خوبیوں کو اپنانے کی توفیق بخشے۔ آمین ؎

اہالیانِ ربوہ کے لئے حضرت المصلح الموعودؓ کے بعض اہم ارشادات

جو شخص دینی خدمت کے لئے سال میں ایک ماہ نہیں دیگا اُسے ربوہ میں رہنے کی ضرورت نہیں

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۶؍اپریل ۱۹۴۹ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ میں مکان بنوانے اور مستقل رہائش اختیار کرنے والوں کے متعلق بعض شرائط کا اعلان فرمایا تھا۔ جن کو اس غرض کے لئے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ دوست جو ربوہ میں مستقل رہائش رکھتے ہیں وہ اپنے آپ کو ان شرائط کا پابند بنائیں۔ روزنامہ الفضل میں رپورٹر نے لکھا ہے کہ:۔

"حضور نے فرمایا۔ ربوہ میں مکان بنانے والوں کے لئے کچھ شرائط ہوں گی جن کی پابندی لازمی ہوگی۔ مثلاً ربوہ میں مکانات بنانے والوں اور دکانیں کھولنے والوں کے لئے یہ بات لازمی ہوگی کہ وہ سال میں ایک ماہ خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔ جو شخص دینی خدمت کے لئے سال میں ایک ماہ نہیں دیگا اسے ربوہ میں رہنے کی ضرورت نہیں۔ پھر ربوہ میں بسنے والوں میں سے ہر ایک کے لئے یہ شرط ہوگی کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلائے تاکہ ربوہ میں ایک بھی اَن پڑھ نظر نہ آئے۔ پھر یہ بھی شرط ہوگی کہ وہ باقاعدہ پانچ وقت نماز کا پابند ہو۔ اسی طرح ربوہ میں رہنے والوں کو اخلاقی تعلیم کا پابند بنایا جائے گا۔ مثال کے طور پر جس کی کوئی چوری ثابت ہوئی اس کے لئے یہاں رہنے کی گنجائش نہیں ہونی چاہیئے۔ اس طرح بعض اور اخلاقی ذمہ داریاں ہیں جس کی ربوہ میں آباد ہونے والوں کو پابندی کرنی پڑیگی اور انہیں ایک نظام کے ماتحت رہنا پڑے گا۔

پس جو شخص ربوہ میں آباد ہونے کے لئے آئے اس کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ ان شرائط پر پورے طور پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو۔ ہم اس مرکز کو مستقل طور پر اسلامی نمونہ کا شہر بنانا چاہتے ہیں۔ یہاں پر داڑھی منڈانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ غرض یہاں رہنے کے لئے اسلامی قیود لازمی ہوں گی۔ بیشک تجسس نہیں کیا جائے گا۔ لیکن جو عیب ظاہر ہوگا اسے ہم برداشت نہیں کریں گے۔ اور ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ کسی میں ظاہری عیب بھی پایا جائے اور وہ ربوہ کا باشندہ بھی کہلائے۔ جو لوگ ان شرائط کی پابندی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اُنہیں یہاں رہائش اختیار نہیں کرنی چاہیئے۔"

(الفضل مورخہ ۱۶؍جون ۱۹۶۱ء)

اہالیانِ ربوہ میں سے معذوروں کے سوا ہر دوست کو وقفِ عارضی میں حصّہ لے کر ایک ماہ کے لئے خدمتِ دین کی شرط کو پورا کرنا چاہیئے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

بقیہ دُعائیہ فہرست چندہ تحریک جدید سال ۱۹۷۱-۷۲ء

امسال ۲۹؍رمضان المبارک کی دُعائیہ فہرست الفضل مورخہ ۱۲/۱۱ ۱۹ کے ضمیمہ کے طور پر شائع کروائی گئی ہے۔ چونکہ ضمیمہ کے چار صفحات بھی مکمل فہرست کے متحمل نہیں ہو سکے اس لئے بقیہ افراد کے اسماء اب چند اقساط میں انشاء اللہ شائع کروا دئیے جائیں گے۔ آج کی قسط جماعت احمدیہ سرگودھا شہر سے متعلق ہے:۔

(۱) محترمہ ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ بیگم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب۔ ۔۔ ۔۔ ۱۰۰۷/- روپے

(۲) مکرمہ مسعودہ اختر صاحبہ منجانب خود و شوہر مرحوم ڈاکٹر حاجی جنود اللہ صاحب۔ ۔۔ ۔۔ ۶۵۰/- "

بقیہ افراد جن کے چندے ۵۰۰/- روپے سے کم ہیں:۔

عزیزان سیّد محمود جنود اللہ۔ سیّد رشید جنود اللہ ضیا۔ سیّد محبوب احمد۔ سیّد اویس احمد۔ سیّد شعیب احمد جنود۔ سیّد طاہر احمد جنود۔ سیدہ رفعت جنود۔ سیّدہ طلعت جنود۔ سیدہ نگہت جنود۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب بٹالوی مع اہلیہ زبیدہ بیگم صاحبہ۔ مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب، مکرم رانا عبد الغفار خاں صاحب مع اہلیہ رشیدہ بشریٰ صاحبہ۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر۔ مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب ظفر۔ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب۔ مکرم شیخ ظہیر احمد صاحب، مکرم شیخ مسعود احمد صاحب۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا:۔ خاکسار کا پوتا عزیزم عبد المنعم خاں کئی ماہ سے گھٹنے کی خرابی کی وجہ سے علیل ہے اسکی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ (محمد اسمٰعیل خوشنویس روزنامہ الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف عارضی میں شامل ہونے والی خواتین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وقف عارضی کی تحریک میں نہ صرف مردوں نے بلکہ جماعت کی خواتین نے بھی والہانہ طور پر لبیک کہا ہے۔ تحریک کے دور ثانی میں اس وقت تک جن بہنوں نے شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے ان کے اسماء بغرض تحریک دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔ عورتوں کا وقف ان کے اپنے شہروں گاؤں اور محلوں میں ہی بچوں اور مستورات کو قرآن مجید پڑھانے اور تربیت کے لئے ہوتا ہے۔ بہنوں کو چاہیئے کہ بڑھ چڑھ کر اس تربیتی جہاد میں حصہ لیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

۱۰۰۱ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب محلہ نارنگ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ
۱۰۰۲ " سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری ارشاد احمد صاحب موہلن کے " "
۱۰۰۳ " رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم غلام رسول صاحب بڈھا گورایہ ضلع سیالکوٹ
۱۰۰۴ " رقیہ قمر صاحبہ بنت مکرم شاہ محمد صاحب چک ۹۳ آر۔ بی ضلع بہاولنگر
۱۰۰۵ " امۃ الرؤف صاحبہ بنت مکرم دین محمد صاحب " " "
۱۰۰۶ " نصرت بیگم صاحبہ بنت مکرم فتح محمد صاحب " " "
۱۰۰۷ " بتولہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد شفیع صاحب " " "
۱۰۰۸ " ارشاد فاطمہ صاحبہ بنت مکرم ملک خادم محمد صاحب حویلی مجوکہ ضلع سرگودھا
۱۰۰۹ " صفیہ صاحبہ بنت مکرم محمد ذاکر صاحب " " "
۱۰۱۰ " بخت بھری صاحبہ " " "
۱۰۱۱ " غلام جنت صاحبہ بنت مکرم مہر نواز صاحب " " "
۱۰۱۲ " امۃ المتین صاحبہ بنت مکرم چوہدری رحمت خان صاحب ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ
۱۰۱۳ " نشاط اختر صاحبہ " " "
۱۰۱۴ " صفیہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم قاضی نذر محمد صاحب چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ
۱۰۱۵ " مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری شریف الدین صاحب ڈیرہ غازی خان
۱۰۱۶ " خدیجہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم مولوی عبد الحمید صاحب ہلال پور ضلع سرگودھا
۱۰۱۷ " محترمہ مسرت صاحبہ چک ۳۹/ آر۔ بی۔ ضلع سرگودھا
۱۰۱۸ " زیب النساء صاحبہ بنت مکرم غلام علی صاحب محلہ احمدیاں کھاریاں ضلع گجرات
۱۰۱۹ " آمنہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم نور محمد صاحب " " "
۱۰۲۰ " نصرت بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری غلام محمد صاحب ڈڈگر کھاریاں "
۱۰۲۱ " امۃ المجید صاحبہ زوجہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب بقاپوری کراچی
۱۰۲۲ " بیگم صاحبہ مکرم قریشی عبد اللطیف صاحب کراچی
۱۰۲۳ " امۃ الجمیل صاحبہ فیڈرل بی ایریا کراچی
۱۰۲۴ " درشہوار صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب فیڈرل بی ایریا کراچی

(باقی)

غلبۂ اسلام قربانیوں کا متقاضی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"افراد جماعت اپنے ایمان واخلاص اور اپنی قربانیوں کے تسلسل کو قائم رکھیں تو ۹۰ برس یا زیادہ سے زیادہ ۱۰۰ برس تک اسلام دنیا میں غالب آ سکتا ہے۔ فطرتی طور پر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنی زندگیوں میں غلبۂ اسلام کا دن دیکھ لیں مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں انتہائی قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں اور قربانیوں کے تسلسل میں کسی وقت اور کسی مقام پر بھی کمی نہ آنے دیں۔ نہ مقدار میں اور نہ کیفیت میں"

موجودہ زمانہ میں تحریک جدید کے ذریعہ اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرنا صرف احمدیوں کے ذمہ لگایا گیا ہے پس ہماری جماعت کے ہر فرد مرد وعورت اور بچے کا فرض ہے کہ وہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے تا کہ ہم غلبۂ اسلام کا دن اپنی زندگیوں میں دیکھ لیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

سال رواں ۷۲-۱۹۷۱ء کا دوسرا مہینہ ختم ہو رہا ہے۔ مگر بعض مجالس کی طرف سے ماہ نومبر ۱۹۷۱ء کی رپورٹ کارگزاری ابھی تک مرکز میں موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے جملہ مجالس ہر ماہ پندرہ تاریخ تک رپورٹ کارگزاری باقاعدگی سے مرکز میں بھجواتی رہیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

معذرت

گزشتہ جنگ کے ایام میں ٹرانسپورٹ کے سلسلہ میں پیش آمدہ بعض ناگزیر مشکلات کی وجہ سے ایجنٹ صاحبان کو اخبار الفضل کے بنڈل باقاعدہ روزانہ وصول نہیں ہوتے رہے۔ ایجنٹ اخبار الفضل جھنگ صدر اور بعض دوسرے ایجنٹ صاحبان کو ہفتہ ہفتہ بعد بنڈل موصول ہوتے رہے اور اب صورت حال یہ ہے کہ انہیں دو دو دن بعد اخبار ملتا ہے

ادارہ اس کے لئے قارئین کرام سے معذرت خواہ ہے اور پوری کوشش کر رہا ہے کہ ان کی یہ تکلیف جتنی جلدی ہو سکے رفع ہو جائے۔ (مینیجر)

درخواست دعا:۔ خاکسار کے بھتیجے مرزا فضل احمد کو گوجرانوالہ میں بس کا ایک حادثہ پیش آیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (مرزا ظفر احمد۔ بیت الحفیظ دار الصدر غربی ربوہ)

ہمارے کرم فرماؤں کو
نیا سال مبارک
GULBERG
V.W
MINI
SPECIALISTS
MOTORS
PHONE 81442
54-B, GULBERG II

بل ماہ دسمبر ۱۹۷۱ء

ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں بلوں کی ادائیگی ۱۰ جنوری تک ضرور ہو جانی چاہیئے

(مینیجر الفضل ربوہ)

ربوہ کا مشہور عالم
نور کاجل تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ مردوں اور عورتوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔
قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۳۸

زمیندار احباب چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد

موصی صاحبان کی ایک ذمہ داری

"ہمارے موصی صاحبان کا پہلا کام یہ ہے کہ اپنے گھروں میں قرآن کریم کی تعلیم کا انتظام کریں۔ دوسرا یہ کہ واقفین عارضی (جن کے سپرد قرآن کریم پڑھانے کا کام کیا جاتا ہے) کی تعداد کو پانچ ہزار تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ تیسرے یہ کہ وہ اپنی جماعت کی نگرانی کریں۔ (عمومی نگرانی، امیر یا پریذیڈنٹ کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے) کہ نہ صرف اُن کے گھر میں بلکہ اُن کی جماعت میں بھی کوئی مرد یا کوئی عورت ایسی نہ رہے جو قرآن کریم نہ جانتی ہو۔ ہر ایک عورت قرآن کریم پڑھ سکتی ہو۔ ترجمہ جانتی ہو۔ اسی طرح تمام مرد بھی قرآن کریم پڑھ سکتے ہوں، ترجمہ بھی جانتے ہوں۔ اور قرآن کریم کے نور سے حصہ لینے والے ہوں، تا قیام احمدیت کا مقصد پورا ہو۔"

(قرآنی انوار ص ۶۴ - الفضل ۱۱ اگست ۱۹۶۷ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

داخلہ ایم ایس سی فزکس

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے شعبہ طبعیات میں ایم ایس سی کا داخلہ عنقریب شروع ہو رہا ہے۔ امیدوار کے لئے کم از کم شرط داخلہ یہ ہے کہ فزکس اور حساب میں فرسٹ کلاس نمبر حاصل کئے ہوں۔ تفصیلات کے لئے دفتر کالج سے رجوع کریں۔ ہونہار طلباء کے لئے وظائف اور فیس کی مراعات بھی موجود ہیں۔ ہماری لیبارٹریز ملک کی بہترین تجربہ گاہوں میں شمار ہوتی ہیں۔ اساتذہ قابل اور ہمدرد ہیں اور ہر طالب علم کے لیے ذاتی رہنمائی کا اہتمام ہے۔

(پرنسپل)

سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ

رپورٹ سالانہ بابت ۷۰-۱۹۷۱ء چھپ چکی ہے۔ اس میں آئندہ سال کے کاموں کی سکیم درج ہے۔ لجنات بذریعہ ڈاک اطلاع دیں کہ کتنی تعداد میں رپورٹ سالانہ بھجوائی جائیں۔

بذریعہ وی پی بھجوائی جائیں یا وہ رقم بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں گی۔ کاغذ مہنگا ہونے کی وجہ سے رپورٹ کی قیمت اس دفعہ ڈیڑھ روپیہ فی جلد ہوگی۔

مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواست دعا

میرا ایک عزیز عبدالسلام ابن ماسٹر محمد حسین صاحب نار آزاد کشمیر مورخہ ۷/۱۲/۷۱ کو چھمب سیکٹر میں شہید ہوگیا ہے (انا للہ و انا الیہ راجعون)۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی قربانی کو قبول فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(حسن دین فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

فضل عمر درس القرآن کلاس کے ضمنی امتحان کا نتیجہ

وہ طالبات جو ماہ اگست میں منعقد ہونے والے فضل عمر درس القرآن کلاس کے امتحان میں شمولیت نہیں کر سکی تھیں ان کا ضمنی امتحان یکم دسمبر کو لیا گیا کامیاب ہونے والی طالبات کا نتیجہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو یہ کامیابی مبارک کرے اور مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

	حاصل کردہ نمبر
معیار اول:	
۱۔ مکرمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ گوجرانوالہ	۹۷/۱۰۰
۲۔ مکرمہ مبشرہ روبینہ نازی صاحبہ دارالصدر جنوبی ربوہ	۸۱
۳۔ مکرمہ محسنہ صاحبہ دارالصدر غربی ربوہ	۷۹
۴۔ مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ جھنگ صدر	۸۵
۵۔ مکرمہ نصرت پروین صاحبہ فیکٹری ایریا ربوہ	۷۴
۶۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ ابراہیم آباد ضلع تھرپارکر	۶۰
۷۔ مکرمہ خالدہ مبارکہ صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ	۵۲
معیار دوم:	
۸۔ مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ چک سکندر	۷۷
۹۔ مکرمہ امۃ الوحید صاحبہ محلہ دارالصدر وسطی ربوہ	۷۴

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

داخلہ ایم اے عربی کلاسز تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ایم اے عربی کلاسز کا داخلہ طلباء اور طالبات کے لئے بی اے کا نتیجہ نکلنے کے دس دن بعد ان شاء اللہ شروع ہو جائے گا۔ جو پانچ روز تک جاری رہے گا۔ جس کے بعد پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ داخلہ لینے والے طلباء اور طالبات میں سے امسال بی اے کے امتحان میں عربی کے مضمون میں سب سے زیادہ نمبر لینے والے پہلے دو طلباء کو محترم محمد حسین صاحب ساجد کی طرف سے جاری کردہ میاں عطاء اللہ عربی سکالرشپ سکیم سے دو دو صد روپیہ سالانہ کے دو سکالرشپ دیئے جائیں گے۔ سال ششم میں بھی وظائف کالج کے امتحانات کے مارکس کی بنا پر دیئے جاتے ہیں۔

پراسپکٹس اور فارم داخلہ دفتر کالج سے مل سکتے ہیں۔ فارم داخلہ کے ہمراہ میٹرک۔ ایف اے اور بی اے کے امتحانات کی اسناد کی مصدقہ نقول اور مذکور طلبہ کی صورت میں دو عدد پاسپورٹ سائز فوٹو شامل کرنے ضروری ہوں گے۔

کالج میں بہترین اور تجربہ کار سٹاف کے علاوہ باپردہ تعلیم کا خاص بندوبست ہے طالبات کے لئے جامعہ نصرت ہوسٹل میں رہائش کا بھی تسلی بخش انتظام موجود ہے۔ داخلہ کے خواہشمند امیدوار فوری توجہ کریں۔

کالج ہذا کے ایم اے عربی کے نتائج بفضلہ تعالیٰ گزشتہ ۹ سال سے جب سے یہ کلاسز شروع کی گئی ہیں ہر سال ہی نہ صرف سو فیصد نکلتے رہے ہیں بلکہ اکثر وبیشتر ہمارے طلباء کی یونیورسٹی میں بھی نمایاں پوزیشن آتی رہی ہے۔

عربی زبان علوم دینیہ کے لئے بنیادی اہمیت رکھتی ہے علاوہ ازیں اسلامی ممالک کے ساتھ روز افزوں تعلق کی روشنی میں اس کی دنیوی حیثیت بھی کسی شک وشبہ کی محتاج نہیں رہی۔ اس لئے ایم اے عربی میں ہر لحاظ سے داخلہ مفید اور مناسب ہوگا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

درخواست دعا

مکرم منشی بشیر احمد صاحب کاتب الفضل کئی روز سے بیمار چلے آرہے ہیں، دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴